احمد یہ جو کام کر رہی ہے رب کو راضی کرنے کے لیے کر رہی ہے جس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔''

واضح رہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے دس ہزار پاؤنڈ کا چیک ایدھی فاؤنڈیشن لندن کے نمائندہ طارق اعوان کو دیا تھا۔(روزنامہ ''امت'' کراچی، ۲۰؍اپریل ۲۰۱۱ء) ایدھی صاحب کے ان خیالات اور قادیانی جماعت کی طرف سے وصول کی جانے والی رقم کے حوالے سے مختلف مکاتبِ فکر کی رائے اور مؤقف سامنے آچکا ہے۔ سرِ دست ایدھی صاحب اور ان کی ایدھی فاؤنڈیشن کی خدمت میں صرف اتنی گزارش ہے کہ انسانیت اور انسانی خدمات کا وسیع دائرہ آپ کو مبارک ہو۔ لیکن صرف اتنا یاد رکھیے کہ اسلامیانِ پاکستان بلکہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم کمیونٹی آپ کو پاکستانی اور مسلم ادارہ سمجھ کر جو تعاون کر رہی ہے اس کا حجم مرزائی پارٹی کے دس ہزار پاؤنڈ کی رشوت سے کئی گناہ زیادہ ہے۔ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہی دنیا و آخرت میں فلاح و نجات کی ضامن ہے۔ یہ دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء۔ مسلمانوں کا مرکز عقیدت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے اور ایدھی صاحب تھوڑا سا وقت نکال کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی خلفاء کی تحریروں کو پڑھ لیں اور پھر فرمائیں کہ قادیانیت انسانیت کی علم بردار ہے یا انسانیت کی دشمن۔

ان سطور کے ذریعے ہم جناب عبدالستار ایدھی سے گزارش کریں گے کہ وہ قادیانیوں کے کفر کو اسلام کا نام نہ دیں اور اپنے آپ کو اپنے دائرے تک محدود رکھیں۔ بصورتِ دیگر ایدھی اور ایدھی فاؤنڈیشن اپنے طے شدہ مقاصد و اہداف کھو بیٹھے گی۔ اور قوم کا ان سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ لہٰذا ان کے لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں اور دین کے مسلمات کے بارے میں اپنے خیالات سے رجوع کا اعلان کریں کہ اس بارے میں پوری قوم میں تشویش پائی جا رہی ہے۔

قانونِ توہینِ رسالت کے خلاف جاری مہم:

آسیہ مسیح کیس کے بعد تحریکِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بے مثال کامیابی حاصل ہوئی نیز حکومت کی طرف سے وزارتِ قانون نے جو سمری تیار کی اور اسے وزیر اعظم گیلانی نے منظور کیا وہ وطنِ عزیز کے سیکولر حلقوں اور بین الاقوامی لبرل فاشسٹ قوتوں کو ہضم نہیں ہو رہی۔ گزشتہ دنوں عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفند یار ولی نے دورۂ بھارت کے موقع پر دلی میں بھاشن دیا ''توہینِ رسالت قانون میں ترمیم ہونی چاہیے''۔

قانونِ تحفظِ ناموس رسالت قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے۔ اور چودہ صدیوں سے اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔ اسلام کے نفاذ کے نام پر حاصل ہونے والے اس خطے میں جتنے بھی جتن کر لیے جائیں لوگوں کے دلوں سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نکالنا ناممکن ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت جو ہر اعتبار سے ہمارا ازلی دشمن ہے وہاں بیٹھ کر اس قسم کی گفتگو کرنے کے مقاصد ہر لحاظ سے مذموم ہیں۔ یاد رکھیے! سیاسی تقسیم در تقسیم کے باوجود قوم اس مسئلہ پر حکمرانوں اور سیاستدانوں کی بجائے دینی قیادت کی پیروی کرے گی اور ناموس رسالت پر اپنی کمٹمنٹ کو ہرگز کمزور نہیں ہونے دے گی۔

مسٹر اسفند یار اور ان کی پارٹی کے اخلاقی دیوالیہ پن کی داستانیں آج کے صوبہ خیبر پختونخوا اور کل کے صوبہ سرحد کی گلیوں بازاروں میں زبان زدِ عام ہیں۔ عالمی اداروں کی رپورٹ کے مطابق صوبہ میں کرپشن کی مقدار میں ''صرف'' ۴۰۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ممتاز صحافی انصار عباسی لکھتے ہیں۔ ''ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی ۲۰۰۹ء کی رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخوا کی حکومت پاکستان کی کرپٹ ترین حکومت ہے۔ امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اسفند یار ولی کی وہی سوچ ہے جو پہلے بش اور اب اوباما کی ہے۔ اسفند یار ولی امریکی سامراج کے خلاف اے این پی اور اپنے بزرگوں کی جدوجہد کو بھول چکے ہیں۔ دلی میں بیٹھ کر خود کو سیکولر کہا اور ایسا ثابت کرنے کے لیے ناموسِ رسالت کی مخالفت کی۔'' (روزنامہ ''جنگ'' ۲۵؍اپریل ۲۰۱۱ء)

ان حالات میں ہم تمام سیاست دانوں سے درخواست کریں گے کہ وہ امریکی ایجنڈے کی بجائے اسلامی منہاج کی طرف آ جائیں اور ملک وملت سے غداری کا رویہ ترک کر دیں۔